1 زری پالیسی کی اثر انگیزی میں اضافہ

1.1 زری پالیسی کی تشکیل

مالی سال 16ء کے دوران معاشی حالات میں بہتری کا تسلسل جاری رہا اور اوسط سالانہ عمومی صارف اشاریہ قیمت گرانی کم ہو کر تاریخ کی پست ترین سطح 2.9 فیصد پر آ گئی جو اس کے 6 فیصد کے سالانہ ہدف سے خاصا کم ہے۔ حقیقی جی ڈی پی میں 4.7 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ آٹھ برسوں کی بلند ترین سطح ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کا رجحان برقرار رہا اور یہ تاریخ کی بلند ترین سطح 23.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ شرح مبادلہ بھی مستحکم رہی خصوصاً مالی سال 16ء کی دوسری ششماہی میں، جبکہ پہلی ششماہی میں کچھ اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔ مالی سال 16ء کے دوران نجی شعبے کے قرضے گذشتہ برس کی سطح سے تقریباً دگنے ہوگئے اور خام ملکی معین کیپٹل سرمایہ کاری میں 5.7 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ مالی سال 16ء کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بھی پاک چین اقتصادی راہداری سے متعلق منصوبوں کے باعث 100 فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا۔

مہنگائی کے خوش آئند امکانات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران پالیسی ریٹ میں بتدریج کمی جاری رکھی تاکہ سرمایہ کاری اور معاشی نمو کو تقویت بہم پہنچائی جاسکے۔ مالی سال 16ء میں پالیسی ریٹ 75 بی پی ایس کمی کے بعد 5.75 فیصد پر آ گیا جبکہ مالی سال 15ء میں 300 بی پی ایس سے زائد کمی ہوئی تھی۔ مہنگائی کو ہدف بنانے کے ایک لچکدار فریم ورک پر عملدرآمد کے لیے ایک نقشۂ راہ تیار کرنے کا عمل سال کے دوران شروع کر دیا گیا جو اسٹیٹ بینک کے وژن 2020ء کا ایک اہم جزو ہے۔ اس میں آئندہ برسوں کے دوران مہنگائی کو ہدف بنانے کے طریق کار پر ہموار منتقلی یقینی بنانے کے لیے جامع تحقیق شامل ہوگی اور اس سے اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کو زیادہ موئثر اور شفاف بنانے میں مدد ملے گی۔

1.1.1 زری پالیسی کمیٹی کی تشکیل

نومبر 2015 میں ایس بی پی ایکٹ 1956ء میں ضروری ترامیم کے نفاذ کے بعد زری پالیسی کمیٹی کی تشکیل سال کے دوران حاصل ہونے والا ایک اہم سنگ میل تھا۔ اس سے زری پالیسی کی تشکیل کے عمل کو تقویت دینے اور بہترین عالمی رویات کے مطابق اس کی آزادی یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔ زری پالیسی کمیٹی تین بیرونی اقتصادی ماہرین، اسٹیٹ بینک کے تین ایگزیکٹوز اور اسٹیٹ بینک بورڈ کے تین اراکین پر مشتمل ہوگی اور گورنر اسٹیٹ بینک اس کے چیئرپرسن ہوں گے۔ اس کمیٹی کو معاشی حالات کے جائزے کی بنیاد پر آزادی سے زری پالیسی تشکیل دینے کا اختیار حاصل ہے جن میں مہنگائی کے امکانات، اقتصادی نمو کے اظہاریے، ادائیگیوں کا توازن، شرحِ مبادلہ اور زرمبادلہ کے ذخائر کی پوزیشن شامل ہے۔ اس کے پاس اپنی زری پالیسی پر عملدرآمد کے لیے ضوابط تشکیل دینے کے اختیارات بھی ہیں۔ تشکیل کے بعد مالی سال 16ء کے دوران ایم پی سی کے تین اجلاس منعقد ہوئے جن میں اسٹیٹ بینک کے جاری کردہ زری پالیسی بیانات کی منظوری دی گئی۔ زری پالیسی کی فیصلہ سازی میں وسیع تر شفافیت لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی کمیٹی کے اجلاسوں کی روداد کی اشاعت بھی شروع کر دی ہے کیونکہ اس سے بازار اور عوام کو مرکزی بینک کے زری پالیسی موقف کو بہتر انداز میں سمجھنے کا موقع ملے گا۔

1.1.2 زری پالیسی کی ترسیل میں بہتری

زری پالیسی کے نفاذ کو مزید بہتر بنانے کے لیے مئی 2015ء میں شرح سود کوریڈور فریم ورک (آئی آر سی) پر بہترین عالمی روایات کے مطابق نظر ثانی کی گئی۔ نظر ثانی شدہ فریم ورک میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ کو بطور ایک صریح ٹارگٹ ریٹ متعارف کرایا گیا تاکہ مرکزی بینک کے زری پالیسی موقف کی غیر مبہم انداز میں ترسیل ہو اور اسے شبینہ بازار زر ریپوریٹ کے آپریشنل ہدف سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔

مالی سال16ء میں صریح ٹارگٹ ریٹ کے نفاذ کے بعد بازار زر شبینہ ریپوریٹ خاصا کم ہوگیا۔ شبینہ ریپوریٹ کا معیاری انحراف مالی سال16ء میں کم ہو کر 0.45 فیصد پر آگیا جو مالی سال 15ء میں 1.28 فیصد تھا۔ اس کے نتیجے میں پالیسی ریٹ کی بازار کے دیگر شرح ہائے سود تک ترسیل میں بھی بہتری آگئی۔ مثلاً، ششماہی کائبور (قرض گاری کا کارپوریٹ نشانیہ) نے شرح سود کوریڈور (پینل ریٹ) کی حد کے بجائے ٹارگٹ ریٹ کے رجحانات پر عمل پیرا ہونا شروع کردیا جبکہ قبل ازیں وہ بڑی حد تک آئی آر سی سے ہم آہنگ رہتا تھا۔ سال کے دوران ششماہی کائبور آئی آر سی کی حد سے اوسطاً 03 بی پی ایس نیچے رہا جبکہ یہ مالی سال 15ء میں حد سے 16 بی پی ایس زیادہ تھا۔ شرح سود کو ٹارگٹ ریٹ کے قریب رکھنے کے لیے مالی سال16ء میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے بازار زر کے زیادہ سودے کیے گئے، جن کا حجم گذشتہ برس سے خاصا زیادہ تھا۔

1.2 بازار مبادلہ اور انتظام ذخائر

سال کے دوران زری پالیسی پر عملدرآمد کے لیے مالی منڈیوں کی نگرانی، بازار زر میں معمول کے مطابق سیالیت کے آپریشنز اور بازار مبادلہ میں مربوط مداخلتیں جاری رہیں تاکہ زر اور بازار مبادلہ دونوں میں استحکام اور سرگرمیوں کی ہموار انجام دہی یقینی بناتے ہوئے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کیا جائے۔ اسٹیٹ بینک کے تزویراتی منصوبے 2016ء تا2020ء (وژن 2020ء) کے مطابق ملک میں زرمبادلہ کے نظام کی کارکردگی اور اثرانگیزی کو بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے (دیکھیے **باکس 1.1**)۔

باکس 1.1: مالی سال16ء کے دوران زرمبادلہ کے نظام کی اثرانگیزی کو بڑھانے کے لیے کیے گئے گئے اقدامات:

- تجارتی لین دین کی کارکردگی میں بہتری کے لیے اسٹیٹ بینک نے پاکستان کسٹمز کے اشتراک سے برآمدات ظاہر کرنے کے فارم ای کے خودکار اجرا پر کام کیا ہے جو 2 نومبر 2015ء سے نافذالعمل ہوگیا ہے۔ تاہم، ان علاقوں میں فارم ای پر اعلامیہ دستی طور پر بھرا جائے گا جہاں پر کسٹم کلیئرنس کا ویب پر مبنی سافٹ ویئر وی بوک دستیاب نہیں ہے۔
- ضوابطی ہدایات میں مزید بہتری لانے کے لیے مجاز ڈیلروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ برآمدی آمدنی کو پاکستانی روپے میں بدلیں، جہاں پر متعلقہ برآمدکنندگان تین کاروباری دنوں کی مجوزہ میعاد میں ایسا کرنے سے قاصر رہے، بہ وزن اوسط شرحِ مبادلہ کے خریداری کے نرخ جو ایسے فنڈز کی وصولی کے تیسرے دن موجود تھے، جیسا کہ متعلقہ برآمدکنندہ کو ہدایت کے تحت اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔
- 2015ء میں حج آپریشنز کے دوران حج گروپ آرگنائزرز (ایچ جی او) کو سہولت دینے کے پیش نظر مجاز ڈیلروں کو ایچ جی اوز کی طرف سے زرمبادلہ (سعودی ریال) کی ترسیل کی اجازت دی گئی تھی، جنہیں نجی حج اسکیم کے تحت وزارت مذہبی امور کی جانب سے کوٹہ مختص کیا گیا تھا۔
- زرمبادلہ کے قواعد وضوابط پر سخت عملدرآمد اور نفاذ کے عمل کی کارکردگی مزید بڑھانے کے لیے شعبہ مبادلہ پالیسی میں ایک مکمل طور پر وقف 'عملدرآمد و نفاذ ڈویژن' کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- مبادلہ کمپنیوں کو سہولت دینے کے لیے باچاخان انٹرنیشنل ایئرپورٹ پشاور کی بین الاقوامی روانگی کے لاؤنج میں ایک مشترکہ بوتھ قائم کیا گیا تاکہ پشاور اور ملحقہ علاقوں سے دی گئی اجازت کے مطابق غیر ملکی کرنسیاں برآمد کی جاسکیں۔ ایسے بوتھ کراچی، لاہور اور اسلام آباد کے ہوائی اڈوں پر پہلے ہی کام کررہے ہیں۔
- بازار میں امریکی ڈالر کی سیالیت میں بہتری لانے کے لیے مبادلہ کمپنیوں کو اجازت دی گئی ہے کہ جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ، کراچی اور علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ، لاہور سے اجازت کے مطابق غیر ملکی کرنسیوں کی برآمد پر امریکی ڈالر کی درآمد کی جاسکتی ہے۔
- فریقوں کو سہولت دینے کے لیے زرمبادلہ مینوئل کو اپڈیٹ کیا گیا اور اسے اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر رکھ دیا گیا ہے۔

1.2.1 حکومت پاکستان کے نئے تمسکات کا اجرا

پاکستان میں روایتی حکومتی تمسکات کے اولین اور ثانوی دونوں بازار سیال اور مستعد ہیں۔ تاہم، اسلامی تمسکات کی منڈی اتنی پختہ نہیں ہے جس کی وجہ گذشتہ برسوں کے دوران حکومتی قرضہ تمسکات کی باقاعدگی سے اجرا کا فقدان ہے۔ حکومت پاکستان کو ملکی منڈیوں سے اضافی فنڈز جمع کرنے کا اضافی ذریعہ مہیا کرنے اور اسلامی بینکاری اداروں کو ملکی منڈیوں سے فنڈز جمع کرنے اور سیالیت کے انتظام میں سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے حکومتِ پاکستان کی مشاورت سے حکومتِ پاکستان اجارہ صکوک کا بیع مؤجل اور حکومت پاکستان کے معین رینٹل ریٹ جی آئی ایس متعارف کرایا گیا۔ سال کے دوران حکومت نے ان آلات کے ذریعے بالترتیب 208.6 ارب روپے اور 197 ارب روپے جمع کیے۔

1.2.2 زرمبادلہ منڈیوں کا انتظام

مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں کمی کی مطابقت کے بعد بازار مبادلہ مستحکم رہا۔ زیادہ اتار چڑھاؤ نہ ہونے کی وجہ سے مالی سال 16ء کے دوران امریکی ڈالر و پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں صرف 3 فیصد کی معتدل تخفیفِ قدر دیکھی گئی۔ بازار مبادلہ میں استحکام اور وافر سیالیت نے بھی زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے میں کردار ادا کیا جو مالی سال 16ء کے دوران 4.4 ارب ڈالر کے اضافے سے بڑھ کر مالی سال کے اختتام پر 23.1 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلند سطح تک پہنچ گئے۔

1.2.3 زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام

مالی سال 16ء کے دوران عالمی مالی منڈیوں کی تین نمایاں خصوصیات دیکھنے میں آئیں: پست سے منفی شرح ہائے سود، بازار میں بلند اتار چڑھاؤ اور خطرات کے تصورات میں شدت آنا۔ حفاظت، سیالیت اور منافع کے مجموعی رہنما اصولوں اور عالمی منڈیوں کی تین اہم خصوصیات کا ادراک کرتے ہوئے نئی منڈیوں میں تنوع کے ذریعے منافع میں اضافہ کیا گیا۔ ان کوششوں کے ضمن میں بین الاقوامی اسلامی صکوک میں فنڈز رکھے گئے جس سے پہلے سے رکھے ہوئے چینی حکومت کے بانڈز میں سرمایہ کاریوں سے تنوع کے ذریعے ہونے والے فوائد بڑھ گئے۔ جزدانی تنوع کے ذریعے منافع کو بڑھانے کی کوششوں، زرمبادلہ کے مؤثر انتظام، بازار کی مؤثر حکمت عملیوں اور بازار میں سازگار حالات کا نتیجہ مالی سال 16ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے بیرونی کرنسی کے سرمایہ کاری جزدان میں مالی سال 15ء کے مقابلے میں اضافے کی صورت میں نکلا۔ زرمبادلہ کے ذخائر کے انتظام میں تنوع کو فروغ دینے کے لیے چینی یوآن اور جاپانی ین میں دو نئے نوسٹرو کھاتوں کو کھولا جارہا ہے۔ بینک کی کارروائیوں کے لیے ایک ضابطہ اخلاق تشکیل دے کر نافذ کردیا گیا ہے۔

1.3 ملکی ترسیلات زر

پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو (پی آر آئی) (اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور وزارت سمندر پار پاکستانی کا مشترکہ منصوبہ) نے باقاعدہ ذرائع سے ملک میں ترسیلات زر کے بہاؤ کو بڑھانے میں خاصا اہم کردار ادا کیا ہے۔ ملکی ترسیلات زر میں اگرچہ مالی سال 16ء کے دوران 6.4 فیصد کی کم رفتار سے نمو ہوئی اور یہ بڑھ کر 19.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ مالی سال 15ء میں 18.7 ارب ڈالر کی ترسیلات موصول ہوئی تھیں۔ ترسیلات زر کی نمو میں کمی کا سبب تیل کی پست قیمتوں کی وجہ سے سعودی عرب اور خلیجی ممالک کو درپیش معاشی مشکلات ہوسکتی ہیں۔ ہمارے بیرونی شعبے میں ترسیلات زر کو بے حد اہمیت حاصل رہی ہے کیونکہ تجارتی خسارے کو بڑی حد اس سے پورا کیا جاتا ہے۔ مالی سال 16ء میں ملکی درآمدات کے تقریباً 50 فیصد حصے کی ادائیگی ان کے ذریعے ہوئے اور یہ جی ڈی پی کے 7.0 فیصد کے مساوی ہیں۔ سال کے دوران پی آر آئی نے ترسیلاتِ زر کے بہاؤ میں مزید سہولت دینے کے لیے ذیل میں دیے گئے اہم اقدامات کیے:

- امیگریشن دفاتر کے ساتوں پروٹیکٹوریٹ اور ہوائی اڈوں کے روانگی لاؤنج میں بیورو آف امیگریشن و اوورسیز ایمپلائمنٹ، کمرشل بینکوں اور سول ایوی ایشن اتھارٹی کے اشتراک سے تارک وطن کارکن بننے کے خواہش مند افراد کے لیے مالی تربیت اور آگاہی کا ایک پروگرام شروع کیا گیا۔
- ترسیلات کی تقسیم کے نیٹ ورک تک رسائی کو مزید بڑھانے کے لیے زیڈ ٹی بی ایل اور پاکستان پوسٹ کو ایک کمرشل بینک کے ساتھ بندوبست کے ذریعے نیٹ ورک کا حصہ بنایا گیا۔ اسی طرح، آزاد جموں و کشمیر بینک بھی ایک کمرشل بینک کے ساتھ ترسیلات کی تقسیم کے بندوبست میں شامل ہو گیا۔
- سمندر پار رسائی کو بڑھانے کے لیے سال کے دوران سعودی عرب سمیت مختلف سمندر پار راہداریوں میں 36 نئے رابطے استوار کیے گئے۔
- اس عمل میں مزید بہتری لانے کے لیے مئی 2016ء میں ملکی ترسیلاتِ زر پر ٹی ٹی چارجز اسکیم کی واپسی پر جامع ہدایات جاری کی گئیں۔

1.4 تحقیق

اسٹیٹ بینک کے پاس ملک کو درپیش اہم معاشی مسائل و چیلنجز اور مرکزی بینک کے مخصوص شعبوں پر مفصل تحقیق کی سہولت موجود ہے جو پالیسی اور ضوابطی مداخلتوں کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ مالی سال 16ء میں ذیل میں دیے گئے موضوعات پر تحقیقی سرگرمیوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔

- پاکستان کے لیے پیش گوئی اور پالیسی تجزیے کے نظام (ایف پی اے ایس) کا ترجیحی ماڈل تیار کر کے زری پالیسی کمیٹی کو فراہم کیا گیا۔ شرح مبادلہ کی غیر ہم آہنگی پر بیرونی توازن کی جانچ کے طرز فکر، بالادست قرض گیر کی مجموعی علامات، آر بی سی کے مختلف ماڈلز کا تقابل اور مالی حالات کے اشاریے کے تخمینے سمیت کھلی معیشت کے ڈی ایس جی ای ماڈل پر مطالعات کو بھی پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔
- پاکستان میں زری پالیسی کی اثرانگیزی کا ایک مطالعہ: "تکثیری عامل بے سین ساختی ویکٹر آٹو ریگریشن (ایف اے بی ایس وی اے آر) ماڈل" کے شواہد بھی جمع کیے گئے۔ اس مطالعے میں جولائی 1992ء تا جون 2015ء کی مدت کے پاکستان کی ماہانہ زمانی سیریز کے اعداد و شمار کو استعمال کرتے ہوئے ملک میں زری پالیسی اور شرحِ مبادلہ کے تحرکات کے مہنگائی پر اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ متعلقہ متغیرات (بشمول مختلف شرح ہائے سود، زری مجموعے، شرح ہائے مبادلہ سمیت) کے ایک مجموعے کو ایک عامل میں یکجا کر کے مطالعے میں زری پالیسی اور شرح مبادلہ کا مہنگائی پر خاصا اثر ظاہر ہوا؛ تاہم اجناس کی عالمی قیمتوں کا اثر اس سے بھی زیادہ تھا۔
- شرح سود کے مقابلے میں زر کے کردار کو پالیسی آلات کے طور پر مہنگائی کو قابو میں رکھنے کے حوالے سے ان کی اضافی اثرانگیزی پر تحقیق کی گئی۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ زری مجموعوں کی اہمیت کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا جاسکتا، اور شرح سود کے آلے میں نئی روح پھونکنے کی ضرورت ہے۔ ایک اور تجزیے میں یہ دیکھنے کی کوشش کی گئی کہ آیا بلند اور پست مہنگائی کے نظاموں میں مہنگائی کا ردعمل تشکلی ہے؛ یہ سامنے آیا کہ یہ پست مہنگائی کے مقابلے میں بلند مہنگائی کے نظام میں زیادہ جارحانہ ہے۔
- پاکستان میں زرعی قرضے کے تحرکات کو سمجھنے کے لیے گذشتہ دو برسوں کے دوران ٹیاری (سندھ) میں فیلڈ تجربات کیے گئے۔ اس مطالعے سے چھوٹے و درمیانے درجے کے کاشت کاروں کو قرضوں کی فراہمی میں تاخیر کا سبب بننے والی مشکلات کی نشاندہی میں مدد ملی۔ اس مطالعے کو توسیع دیتے ہوئے اس میں وہ طریقہ کار سمجھنے کی کوشش کی گئی جس سے کاشت کاروں کو ان کے قرضوں کی مکمل چکتائی کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔
- انتظامی و تنظیمی مشقوں کے سروے (MOPS) کا پہلا مرحلہ پاکستان دفتر شماریات اور لندن اسکول آف اکنامکس کے اشتراک سے پنجاب میں قائم مینوفیکچرنگ کے شعبے کے لیے مکمل کیا گیا تھا۔ امریکہ کے بعد پاکستان واحد ملک ہے جس میں یہ سروے کیا گیا۔ اس سے پاکستان میں اشیاسازی کے شعبے کی فرموں کی انتظامی روایات کو سمجھنے اور فرم کی پیداواریت بڑھانے میں ایسی فرموں کے کردار کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ پہلے مرحلے کی تکمیل کے بعد اس سروے کا دائرہ کار پاکستان کے دیگر صوبوں تک پھیلا دیا گیا ہے۔

باکس 1.2 : سارک فنانس کے تحت اقدامات

- ریزروبینک آف انڈیا اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے "مالی استحکام کے تحفظ کے لیے سارک کے علاقے میں سرمائے کا انتظام اور ترسیلات زر کے بہاو" پر ایک مشترکہ مطالعہ مکمل کیا گیا۔ سارک ممالک کے مطالعے میں سرمائے کے فرار کے اسباب کا جائزہ لیا گیا اور رکن ممالک کو پالیسی سفارشات دی گئیں۔
- سارک فنانس کو آرڈینیٹرز کا 22 واں اجلاس 17 اگست 2015ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ سارک فنانس نیٹ ورک کے چیئرمین کی حیثیت سے گورنر اسٹیٹ بینک نے کھٹمنڈو، نیپال میں 20 اگست 2015ء کو منعقد ہونے والے سارک وزرائے خزانہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ گورنر کی جانب سے سارک فنانس (سارک کے مرکزی بینکوں کے گورنروں اور خزانہ سیکریٹریوں پر مشتمل نیٹ ورک) میں ہونے والی پیش رفت پر رپورٹ پیش کی گئی۔ انہوں نے روابط کے فروغ اور انسانی صلاحیتوں کی ترقی (مرکزی بینکاری کے شعبے میں) کے سلسلے میں کیے جانے والے بعض حالیہ اقدامات سے آگاہ کیا۔
- اسٹیٹ بینک نے 8 اکتوبر 2015ء کو لیما، پیرو میں آئی ایم ایف / ورلڈ بینک کے سالانہ اجلاسوں کے موقع پر سارک فنانس گروپ کا 31 واں اجلاس بھی منعقد کیا۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس کے دوران سارک فنانس کی صدارت اسٹیٹ بینک سے سینٹرل بینک آف سری لنکا کو منتقل کر دی گئی۔
- ان موضوعات پر دو سارک فنانس سیمینار منعقد کیے گئے: (i) مرکزی بینکوں میں انٹرنل آڈٹ: طریقہ کار اور روایات (نومبر 2015ء) اور (ii) سارک خطے میں کرسپانڈنٹ بینکاری (مئی 2016ء)۔ پہلے سیمینار میں سارک کے خطے میں مرکزی بینکوں کو انٹرنل آڈٹ کی روایات، معیارات، نظاموں پر معلومات کے تبادلے اور خطے میں اندرونی آڈٹ میں ہونے والی تازہ ترین پیش رفت اور درپیش مسائل پر بات چیت کی گئی۔ جبکہ دوسرے سیمینار میں سارک کے خطے میں ادائیگی کا ایک متحرک نظام وضع کرنے اور کرسپانڈنٹ بینکاری کے حوالے سے نئی راہیں تلاش کرنے پر توجہ مرکوز رہی جو مالی لین دین کے محفوظ اور قابل بھروسا طریقہ کار کے حصول میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ شراکتی رکن مرکزی بینکوں کے وفود نے بھی مذکورہ شعبوں میں متعلقہ ملک کے تجربات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

1.5 اقتصادی تجزیہ / مطبوعات

پاکستان کی معیشت کی کیفیت پر سالانہ اور سہ ماہی جائزوں کا شمار اسٹیٹ بینک کی نمائندہ مطبوعات میں ہوتا ہے جو اقتصادی مسائل، رجحانات اور چیلنجز کا گہرا تجزیہ پیش کرتی ہیں۔ ان رپورٹس میں موضوعاتی امور پر کیے گئے اقتصادی تجزیے کو مختلف فریقوں کی جانب سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان رپورٹس میں جن مسائل پر بحث کی گئی ہے ان میں قرضوں و جی ڈی پی کے تناسب میں کیوں کمی واقع ہو رہی ہے؛ قیمتوں کی تقلیل کا ایک جائزہ؛ پاکستان کی برآمدات کیوں منجمد ہیں؟ اور تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کا اثر شامل ہیں۔

باقاعدگی سے شائع ہونے والی رپورٹس کے علاوہ ملک میں کم بچتوں و سرمایہ کاری کے متعلق ایک اسٹاف نوٹ بھی جاری کیا گیا۔ اس نوٹ میں پاکستان میں سرمایہ کاری کی پست شرح اور وسائل جمع کرنے کے پس پردہ عوامل پر بحث کی کوشش کی گئی۔ بیرونی فریقوں کو مختلف پالیسی مسائل پر بھی رائے دی گئی جیسے سرمایہ کاری پالیسی اور اسٹرے ٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک، پاک چین اقتصادی راہداری کے طویل مدتی منصوبے پر 2016ء تا 2030ء میں طویل مدتی مالی تعاون اور میزانی تجاویز۔

1.6 ڈیٹا مینجمنٹ نظام

اسٹیٹ بینک کے ویژن 2020ء کی روشنی میں اسٹیٹ بینک میں ڈیٹا مرتب کرنے کے طریقے کو تقریباً خودکار بنا دیا گیا ہے۔ تحقیق پر مبنی پالیسی کی تشکیل میں اندرونی استعمال کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی شماریات کو تحقیق وغیرہ کے لیے فریقوں کی ایک بڑی تعداد استعمال کرتی ہے۔ مختلف میعادوں کی مرتب اور ترسیل شدہ شماریات میں سے بیشتر کا تعلق زری، مالی اور بیرونی شعبوں سے ہے۔ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے ڈیٹا کی ترتیب اور ترسیل میں متعدد تبدیلیاں کی ہیں جو درج ذیل ہیں:

- آئی ایم ایف کے رہنما خطوط کے مطابق پاکستان کی ادائیگیوں کے توازن کی شماریات میں ڈیٹا کوریج کو بہتر بنانا۔
- پاکستان کی انٹرنیشنل انویسٹمنٹ پوزیشن کو مرتب کرنے اور ترسیل کے لیے ڈیٹا مرتب کرنے کے عالمی معیارات اختیار کرنا۔
- آئی ایم ایف کے ایم ایف ایس مینوئل (2000ء) اور گائیڈ (2008ء) کے تحت زری شماریات کی وسعت میں بازار زر میوچل فنڈز کے ڈیٹا کو شامل کر کے بہتر بنانا۔

- قرضوں کی درخواستوں کی تعداد اور قرضے کی طلب کردہ رقم پر طلب کے حوالے سے معلومات کو ترتیب دے کر زری شماریات کی وسعت کو بڑھانا، بین الاقوامی معیاری صنعتی درجہ بندی (آئی ایس آئی سی 3.1) کی شعبہ جاتی درجہ بندی کے تحت۔
- نجی شعبے کے کاروباری اداروں اور مالکاری کے لحاظ سے قرضوں کی معلومات کے نئے مجموعے کی دسمبر 2015ء سے ماہانہ شماریاتی بلیٹن میں اشاعت۔
- کراچی اسٹاک ایکس چینج پر فہرست شدہ سالانہ مطبوعہ 'کمپنیوں کے مالی گوشواروں کے تجزیے (غیر مالی)' کے معیار میں بہتری لانا۔
- کمرشل املاک کے کرایے اور قیمت اشاریے کو ترتیب دینے کے پروسیس کا آغاز۔